Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ــ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۳۱-۶۶ | ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ۱۴ احسان ۱۳۵۶ ہش ۱۴ جون ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۳۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ احسان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

انتڑیوں میں سوزش کی تکلیف ہے

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جبتک انسان اغراض سے الگ ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور نہیں آتا وہ کچھ حاصل نہیں کرتا

خدا تعالیٰ اُسی کی دستگیری کرتا ہے جو اغراض سے الگ ہو کر خالی ہاتھ خدا تعالیٰ کے حضور جاتا ہے

"اِس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اور اس پر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ آتے ہیں اور وہ صاحبِ اغراض ہوتے ہیں۔ اگر اغراض پورے ہو گئے تو خیر ورنہ کدھر کا دین اور کدھر کا ایمان۔ لیکن اگر اس کے مقابلہ میں صحابہؓ کی زندگی میں نظر کی جاوے تو ان میں ایک بھی ایسا واقعہ نظر نہیں آتا۔ اُنہوں نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ ہماری بیعت تو بیعتِ توبہ ہی ہے لیکن اُن لوگوں کی بیعت تو سر کٹانے کی بیعت تھی۔ ایک طرف بیعت کرتے تھے اور دوسری طرف اپنے سارے مال ومتاع، عزّت و آبرو اور جان و مال سے دستکش ہو جاتے تھے گویا کسی چیز کے بھی مالک نہیں ہیں اور اس طرح پر ان کی کُل امیدیں دُنیا سے منقطع ہو جاتی تھیں۔ ہر قسم کی عزّت و عظمت اور جاہ وحشمت کے حصول کے ارادے ختم ہو جاتے تھے۔ کس کو یہ خیال تھا کہ ہم بادشاہ بنیں گے یا کسی ملک کے فاتح ہوں گے۔ یہ باتیں ان کے وہم و گمان میں نہ تھیں بلکہ وہ تو ہر قسم کی امیدوں سے الگ ہو جاتے تھے اور ہر وقت خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دُکھ اور مصیبت کو لذّت کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہو جاتے تھے یہاں تک کہ جان تک دینے کو آمادہ رہتے تھے۔ ان کی اپنی تو یہی حالت تھی کہ وہ اِس دُنیا سے بالکل الگ اور منقطع تھے۔ لیکن یہ الگ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی عنایت کی اور ان کو نوازا اور ان کو جنہوں نے اِس راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا ہزار چند کر دیا...

اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان اپنی خواہشوں اور اغراض سے الگ ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور نہیں آتا وہ کچھ حاصل نہیں کرتا بلکہ اپنا نقصان کرتا ہے۔ لیکن جب وہ تمام نفسانی خواہشات اور اغراض سے الگ ہو جاوے اور خالی ہاتھ اور صافی قلب لے کر خدا تعالیٰ کے حضور جاوے تو خدا اس کو دیتا ہے اور خدا تعالیٰ اسکی دستگیری کرتا ہے مگر شرط یہی ہے کہ انسان مرنے کو تیار ہو جاوے اور اس کی راہ میں ذلّت اور موت کو خیرباد کہنے والا بن جاوے۔"

(الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۳ء)

مورخہ ۱۸ مئی بروز بدھ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ بچی کا نام "قرۃ العین" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالویؓ کی پوتی اور محترم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب مینیجنگ ڈائریکٹر قرآن پبلیکیشنز ربوہ کی نواسی ہے۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ بچّی کی آمد ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اسے خادمۂ دین بنائے اور اپنے فضلوں سے معمور اور مبارک زندگی عطا کرے۔ آمین

(خاکسار لئیق احمد طاہر سابق مبلّغ انگلستان حال پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ)

فضلِ عمر درس القرآن کلاس ۱۹۷۷ء

امراء صاحبان و مربیانِ کرام سے ضروری درخواست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِس سال فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے لئے ۲۷ جون تا ۱۱ جولائی ۱۹۷۷ء دو ہفتوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ امراء کرام اور مربیانِ سلسلہ اپنے اپنے حلقہ میں اِس کلاس کے لئے موزوں افراد کا انتخاب فرما کر جلد اطلاع دیں۔ ہر جماعت کی نمائندگی لازمی ہے۔

تعلیم اور امتحان کے لئے تین معیار مقرر کئے گئے ہیں:-

معیار اوّل:- بی۔ اے، مولوی فاضل یا اِس سے زیادہ تعلیم والے۔

معیار دوم:- ایف۔ اے اور میٹرک

معیار سوم:- میٹرک سے نیچے تعلیم رکھنے والے طلباء و طالبات۔

خاکسار شیخ مبارک احمد
ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ **الفضل** ربوہ

۱۴؍ احسان ۱۳۵۶ ہش

۱۴؍ جون ۱۹۷۷ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانی خزائن سے استفادہ کا نہایت مبارک سلسلہ

دجال کے فتنہ کو احادیث میں سب سے بڑا فتنہ قرار دیا گیا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس فتنہ عظیمہ کے زمانہ میں مادی علوم نے بے انتہا ترقی کر کے لوگوں کے دلوں میں دینی سچائیوں کے بارہ میں شکوک و شبہات پیدا کر دیا اور انہیں شیطان کے پنجۂ اسیری میں جکڑ کر راہِ حق سے گمراہ کر دیا تھا۔ اس فتنہ کے استیصال کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک فرزندِ جلیل کے مسیح موعود کی حیثیت سے مبعوث ہونے کی بشارت دی اور اس کے متعلق یہ فرمایا کہ اسے مُردوں کو زندہ کرنے کے لئے بہت سا آبِ حیات دیا جائے گا اور قرآنی علوم و معارف کے بیش بہا خزائن عطا کئے جائیں گے اور معرفت کے پاک اسرار سے اس کے کلام کو پُر کیا جائے گا۔ تاکہ وہ مردوں کو زندہ کر کے علوم و معارف کے خزانے ان میں تقسیم کرے اور معرفت کے پاک اسرار ان پر منکشف کر کے نہ صرف ان کے روحانی فقر و فاقہ کو دور کرے بلکہ انہیں اس درجہ مالا مال کر دکھائے کہ وہ روئے زمین پر سب مالداروں سے بڑھ کر مالدار شمار ہونے لگیں اور دوسروں کیلئے ان پر رشک کرنے کے سوا چارہ نہ رہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدائی بشارتوں کے مطابق عین اس زمانہ میں مبعوث ہوئے جب دجال کا فتنہ آسمانی پیشگوئیوں کے مطابق اپنے عروج کو پہنچا ہوا تھا اور اس نے یک طرفہ مادی علوم اور بالخصوص فلسفیانہ موشگافیوں کے بل پر اپنے زعمِ باطل میں دینی صداقتوں کو نعوذ باللہ پامال کر کے رکھ دیا تھا۔ اس نازک وقت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو علومِ حقہ سے پُر کر کے اور حقائق و معارف کے بیش بہا خزانوں کی کنجیاں عطا کر کے آپ کو روحانی غذا کا مہتمم بنایا اور ان خزائن اور اس روحانی غذا کو سب کے لئے عام کرنے کے اہم اور عظیم الشان کام پر آپ کو مامور فرمایا۔ اس انتہائی اہم کام کو آپؑ نے اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے تحت اسّی سے بھی زیادہ کتب تصنیف فرما کر اور انہیں لوگوں میں پھیلا کر کمال جانسوزی اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیا اور اس طرح آپ نے علوم و معارف کے ان خزانوں کو جو قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت سے آپ کو عطا کئے گئے تھے سب کے لئے عام کر دیا۔ ان خزانوں سے مالا مال ہو کر آپ کے اصحاب کی زندگیوں میں ایک انقلابِ عظیم رونما ہوا جو ایک نئی زمین اور نئے آسمان کو معرضِ وجود میں لانے کا موجب بنا۔

یہ بیش بہا خزانے آپ کی تصانیف کی شکل میں آج بھی ہمارے پاس موجود ہیں ان کا بار بار اور بالاستیعاب مطالعہ کر کے آج بھی ہم قرآنی علوم و معارف اور آسمانی فراست و حکمت کے وارث قرار پا سکتے ہیں اور ان کے زیرِ اثر ہمارے سینے بھی مہبطِ انوارِ الٰہی بن سکتے ہیں کیونکہ یہ بیش بہا تصانیف قرآنی علوم و معارف کے ساتھ ساتھ تسخیرِ قلوب کی بے پناہ قوت اپنے اندر رکھتی ہیں۔ بلاشبہ آپ کی یہ تصانیف جیسا کہ آپ نے خود خاص خدائی انکشاف کے تحت فرمایا ہے ایک زندگی بخش جام ہیں، مُردہ دلوں کے لئے آبِ حیات کا حکم رکھتی ہیں، روحانی مریضوں کے لئے شفائے کامل کا نسخۂ جانفزا ہیں اور حیاتِ ابدی سے ہمکنار کرنے کا ایک انتہائی مؤثر ذریعہ ہیں۔ ان سے بے نیاز رہ کر ہمارے لئے نہ قرآن مجید کے حقائق و معارف اور ان کے پاک اسرار کا حصول ممکن ہے اور نہ صحیح معنوں میں فائز المرام ہونے کا کوئی امکان۔ یہی وجہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی بیش بہا تصانیف کا مطالعہ نہ کرنے اور ان سے رو گرداں رہنے کو جرم قرار دیا ہے اور جرم بھی ایسا جس کے لئے کوئی عذر کام نہ آ سکے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہ مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مُردہ دلوں کے لئے آبِ حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا۔" (ازالہ اوہام ص۲ طبع اول)

نئی نسلوں کو اس جرم سے بچانے اور محفوظ رکھنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے بالاستیعاب مطالعہ کا ایک نہایت مبارک سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ حضور علیہ السلام کی ایک کتاب ہر ماہ مقرر کی جاتی ہے اور ہر خادم سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ پورا مہینہ اس کتاب کا مطالعہ جاری رکھے گا۔ اس کے مضامین پر غور کر کے ان پر عبور حاصل کرے گا اور پھر حضورؑ نے اس میں جو نصائح فرمائی ہیں ان پر عمل پیرا ہو گا۔ اور اس طرح ان روحانی انوار و برکات سے دائمی طور پر مستفیض ہو گا جو اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اگر ہمارے خدام اس پروگرام پر پورے ذوق و شوق کے ساتھ عمل پیرا ہوں گے تو یقیناً قرآنی انوار سے ان کے سینے منور ہوں گے۔ قرآنی علوم و معارف سے وہ بہرہ ور ہوں گے، آسمانی حکمت و فراست انہیں عطا ہو گی اور اس طرح وہ روحانی رفعتوں کے وارث قرار پائیں گے۔ علم و عرفان اور حقائق و معارفِ قرآن کا یہ وہ بیش بہا خزانہ ہے جو انہیں اور کہیں بھی میسّر نہیں آ سکتا۔

اس پروگرام کے مطابق ماہ جون کے لئے "الوصیت" اور ماہ جولائی کے لئے "لیکچر لاہور" مقرر ہیں۔ خدام سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بجا طور پر یہ توقع رکھتی ہے کہ وہ دلی ذوق و شوق کے ساتھ اس پروگرام پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہر ماہ حضور علیہ السلام کی مقررہ ایک کتاب کا مطالعہ کرتے چلے جائیں گے اور اس طرح اپنے آپ کو اس قابل بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے کہ وہ من جانب اللہ حیاتِ ابدی کے وارث قرار پائیں۔ اس پروگرام کی اہمیت اور بے انداز افادیت کے پیشِ نظر ہم سمجھتے ہیں کہ والدین کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اور اسی طرح امراء و صدر صاحبان اور مربیان کرام پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے نوجوانوں کو (باقی ص۵ پر)

رنگِ پدر نمایاں تھا جن کی حیات میں

بنتِ مسیح و مہدیٔ دوراں مبارکہؓ ۔۔۔ اسلام کی سچائی کی برہاں مبارکہؓ

دونوں جہاں کی نعمتیں جن کو عطا ہوئیں ۔۔۔ جن پر ہمیشہ سایۂ فضلِ خدا رہا

رنگِ پدر نمایاں تھا جن کی حیات میں ۔۔۔ باقی رہیں جو "نشو و نما زیورات"[1] میں

"عزت" کا جن کو وحیٔ خدا میں لقب ملا ۔۔۔ اک حجۃ اللہ[2] جن کا رفیقِ حیاتؓ تھا

تھا جن کو مثلِ مادرِ مشفق ہر اک سے پیار ۔۔۔ احسان و لطف و مہر و محبت رہا شعار

شعر و ادب میں جن کا تھا اندازِ دلنشیں ۔۔۔ نعت و غزل، قصیدہ، مضامین سب حسیں

غم خوار غمزدوں کی، غریبوں کی محسنہ ۔۔۔ بے کس یتیموں، دردنصیبوں کی مشفقہ

رخصت ہوئیں وہ آج بنا کر ہمیں حزیں

دنیائے دوں کو چھوڑ کے جنت میں جا بسیں

ہر دم انہیں نظامِ جماعت کا پاس تھا ۔۔۔ پروانہ وار شمعِ خلافت پہ تھیں فدا

وقتِ مسیحؑ کی ذہن میں حاضر تھی بات بات ۔۔۔ سب کر دیئے بیاں وہ دل افروز واقعات

بھائیوں کو جب بلا لیا مولیٰ نے اپنے پاس ۔۔۔ آنے نہ دی بہن نے دلوں میں قنوط و یاس

کچھ اس طرح سے صبر و رضا کا سبق دیا ۔۔۔ ہر نفس چین پا گیا ہر دل سنبھل گیا

اک لعلِ بے بہا تھا جو ہم میں نہیں رہا ۔۔۔ پنہاں ہیں جانے حکمتیں خالق کی اس میں کیا

وہ ربِّ دو جہاں ہے علیم و حکیم ہے

محسن ہے مہرباں ہے رؤف و رحیم ہے

(محمد صدیق امرتسری ایم اے۔ سابق مبلغ مغربی افریقہ)

---

۱ "تنشّأ فی الحلیۃ" ۲ حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پنڈت لیکھرام کی موت سے متعلق پیشگوئی

(مکرم مولوی روشن الدین احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ)

قرآن مجید خداوند تعالیٰ کے الفاظ ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہنے والی حقیقتیں بیان ہیں جن کا ثبوت ہمیشہ ہی کسی نہ کسی رنگ میں ملتا رہتا ہے تاکہ لوگ ان حقائق کو دیکھ کر اپنی اصلاح کریں اور پاکیزگی اختیار کریں۔ چنانچہ اس حقیقت کو اجاگر کرنے کے لئے خداوندی طریق یہ ہے کہ وہ جس طرح سابقہ ازمنہ میں مامورین کو اصلاح خلق کے لئے ارسال کرتا رہا ہے اسی طرح آئندہ بھی ہمیشہ ہمیش اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی کی تجلّی کا اظہار فرماتا رہے گا تاکہ انسانیت اپنے خالق و مولیٰ کی طرف جھکے۔ اس حقیقت کو خداوند تعالیٰ بدیں کلمات قرآن مجید میں بیان فرماتا ہے:۔

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ۝ (اعراف آیت ۹۵)

ترجمہ۔ ہم نے کسی شہر کی طرف کوئی رسول نہیں بھیجا (مگر یوں ہی ہوا کہ) ہم نے اس میں بسنے والوں کو سختی اور مصیبت سے پکڑ لیا تاکہ وہ عاجزی اور زاری کریں۔

پس اصلاح کی صورت یہی ہے کہ گناہوں کو چھوڑ کر عاجزانہ رنگ میں اپنے مولیٰ کریم کی طرف جھکا جائے تاکہ عاجز بندہ اسکے رحم و کرم کا مورد ہو۔

اسی اصلاحی پہلو کو ایک دوسری آیت میں بھی بتشریح بیان کیا ہے۔ خداوندی کلمات ہیں:۔

وَمَا مَنَعَنَا أَنْ نُرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا أَنْ كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا بِهَا وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا ۝

(بنی اسرائیل آیت ۶۰)

ترجمہ۔ (کیا) ہمیں نشانات کے بھیجنے میں اس کے سوا اور کوئی (امر) مانع ہو سکتا ہے کہ پہلے لوگوں نے (ان نشانات کو) جھٹلا دیا تھا (اور ان سے کوئی فائدہ نہ اُٹھایا تھا لیکن یہ کوئی وجہ نشان بھیجنے سے رُکنے کی نہیں) چنانچہ (جب) ہم نے ثمود (کی قوم) کو ایک اونٹنی ایک روشن نشان کے طور پر دی تو انہوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم نشانوں کو (بد انجام سے) ڈرانے کیلئے ہی بھیجا کرتے ہیں۔

حالاتِ زمانہ اور ضرورتِ مصلح

اس دَور میں سب سے زیادہ مظلوم اللہ تعالیٰ کی ذات اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا وجود تھا کیونکہ مسلم دنیا کی بے عملی اور بد کرداری نے ایمانیات کو خاک میں ملا دیا تھا اور دوسری اقوام نے اپنی اپنی ترقی کے پیشِ نظر اسلام پر حملہ کرنے کو سستا سودا یقین کر لیا تھا اور ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

کی مسلم دنیا مصداق بن چکی تھی اور اسلام کی حالت ناگفتہ بہ تھی جس کا اقرار مسلم علماء کرام نے بھی اپنی تحریروں میں کیا ہے چنانچہ مولانا سید ابوالحسن ندوی (ناظم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) نے اس حقیقت کا اظہار بدیں الفاظ کیا ہے کہ:۔

(الف) "یہ دَور مذہبی مناظروں کا دَور تھا... عیسائی پادری مذہب مسیحیت کی تبلیغ و دعوت اور تردیدِ اسلام میں سرگرم تھے...... اور دوسری طرف آریہ سماجی مبلّغ جوش و خروش سے اسلام کی تردید کر رہے تھے۔" (قادیانیت ص۲۵ طبع دوم لاہور ۱۹۶۶ء)

(ب) "اور مسلمانوں پر عام طور پر یاس و ناامیدی اور حالات و ماحول سے شکست خوردگی کا غلبہ تھا... عوام کی بڑی تعداد کسی مردِ غیب کے ظہور اور کسی ملہم اور مؤید من اللہ کی آمد کی منتظر تھی کہیں کہیں یہ خیال بھی ظاہر کیا جاتا تھا کہ تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا ظہور ضروری ہے۔ مجلسوں میں زمانہ آخر کے فتنوں اور واقعات کا چرچا تھا۔" (قادیانیت ص۲۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور

اس وقت جبکہ ہر طرف سے مذہب اسلام پر اعتراضات کئے جا رہے تھے اور اسلام کے پاک و مطہر جسم کو ہر وقت چھلنی کیا جا رہا تھا۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہر قسم کے عیوب منسوب کئے جا رہے تھے۔ خداوند تعالیٰ کی ہستی کا سرے سے انکار اور اس کے نام لیواؤں پر تمسخر اور استہزاء کیا جا رہا تھا۔ خداوند تعالیٰ نے اپنی کمال مہربانی اور شفقت سے ایک کمزور سینہ میں غیرت کا جوش اور ہمدردیٔ اسلام کا درد پیدا کیا۔ تب اس نے اپنی انتہائی کمزوری کے باوجود پکارنا شروع کیا کہ ؎

"دیں غار میں چھپا ہے۔ اک شور کفر کا ہے
اب تم دعائیں کر لو۔ غارِ حرا یہی ہے"
(درثمین اردو)

نیز فرمایا ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
پشتی دیوارِ دیں اور مامنِ اسلام ہوں
نارسا ہے دستِ دشمن تا بفرقِ ایں جدار
(درثمین)

یہ آواز گو حد درجہ کمزور تھی مگر روح پرور تھی۔ دنیا کو ایسا معلوم ہوا گویا قرنا سے آواز نکلتی ہے۔ جس سے خفتہ طبائع بیدار ہو گئیں اور انہوں نے انگڑائیاں لینی شروع کیں۔ پھر کیا تھا ہر قوم نے اس ٹمٹماتی ہوئی روشنی کو بجھانے کی جد و جہد کی مگر یہ آواز اُبھری اور آہستہ آہستہ زمانے کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں طاقت پیدا ہوتی گئی، کیونکہ یہ خدائی آواز تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بلند ہوئی۔ پہلے پہل آپ نے ہر مذہب و ملت پر تنقیدی نظر ڈالی مگر ازاں بعد مثبت پہلو سے مائدۂ طہور پیش کیا جس نے آبِ بقا کا کام کیا۔ پھر آپ نے اپنی کتاب براہین احمدیہ لکھی۔ باوجود ناسازگار حالات کے اس کو شائع فرمایا جو کفر توڑ ثابت ہوئی کیونکہ اس کے ساتھ زرِ کثیر انعام بھی مقرر فرمایا اُس کے لئے جو اس چیلنج کو قبول کرے۔ گویا ایک ایٹم بم تھا جو کفر کا استیصال کرنے والا تھا۔ اس کتاب کا جو اثر ہوا وہ ایک شدید ترین مخالف کی کتاب کے ایک اقتباس سے ظاہر ہے کہ:۔

"براہین احمدیہ کی اشاعت نے ملک کے مذہبی حلقہ میں ایک غیر معمولی تموج پیدا کر دیا۔ مسلمانوں نے عام طور پر مصنف براہین کا ایک مجددِ ذی شان کے طور پر خیر مقدم کیا اور مخالفین اسلام کے کیمپ میں بھی اس گولہ باری سے ایک ہلچل مچ گئی۔" (قادیانیت ص۱۶)

مخالفین اسلام کو نشان نمائی کا اشتہار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ شائع فرمائی جس کے ساتھ دس ہزار روپے کا انعام مقرر کر کے ایک اشتہار بھی شائع کیا۔ دشمنانِ اسلام حیران و ششدر رہ گئے اور آریہ سماج کا بانی بھی بالکل خاموش رہ گیا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے ازاں بعد ایک اشتہار ۱۸۸۵ء میں دیا جس میں حضور علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ:۔

"یہ خط چھپوا کر آپ کی خدمت میں اس نظر سے کہ آپ اپنی قوم میں معزز اور مشہور اور مقتدا ہیں ارسال کیا جاتا ہے ... (کہ) دینِ حق جو خدا کی مرضی کے موافق ہے صرف اسلام ہے اور کتاب حقانی جو منجانب اللہ محفوظ اور واجب العمل ہے صرف قرآن ہے۔ آپ کو اس دین کی حقانیت یا ان آسمانی نشانوں کی صداقت میں شک ہو تو آپ طالبِ صادق بن کر قادیان میں تشریف لاویں اور ایک سال تک اس عاجز کی صحبت میں رہ کر ان آسمانی نشانوں کو بچشمِ خود مشاہدہ کر لیں۔ لیکن اس شرطِ نیت سے (جو طالب صادق کی نشانی ہے) کہ بمجرد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معائنہ آسمانی نشانوں کے اسی جگہ (قادیان میں) شرفِ اظہار اسلام یا تصدیق خوارق سے مشرف ہو جائیں گے۔ اس شرطِ نیت سے آپ آویں گے تو ضرور انشاء اللہ تعالیٰ آسمانی نشان مشاہدہ کریں گے۔ اسی امر کا خدا کی طرف سے وعدہ ہو چکا ہے جس میں تخلف کا امکان نہیں۔ ۔۔۔۔۔ اور اگر آپ آویں اور ایک سال رہ کر کوئی آسمانی نشان مشاہدہ نہ کریں تو دو سو روپیہ ماہوار کے حساب سے آپ کو ہرجانہ یا جرمانہ دیا جائے گا۔ اس دو سو روپے ماہوار کو آپ اپنے شایانِ شان نہ سمجھیں تو اپنے حرج اوقات کا عوض یا ہماری وعدہ خلافی کا جرمانہ جو آپ اپنی شان کے لائق قرار دیں گے ہم اس کو بشرطِ استطاعت قبول کریں گے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۲۰-۲۱-۲۲)

لیکھرام کا تعارف اور مقابلہ میں آنا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس اعلانِ برحق کو کسی دشمن اسلام نے قبول نہ کیا ہاں منشی اندر من مراد آبادی نے قدرے مستعدی ظاہر کی مگر جونہی حضرت اقدس نے ان کی خواہش کے مطابق مبلغ چوبیس سو روپیہ لاہور بھجوانے کا انتظام فرمایا تو وہ جان چھڑا کر فرید کوٹ چلے گئے۔

لیکھرام ایک برہمن تھا جس کے باپ کا نام تارا سنگھ اور چچا کا نام گنڈا رام تھا۔ وہ ۱۸۵۶ء میں موضع سید پور تحصیل چکوال ضلع جہلم میں پیدا ہوا اور ۱۸۷۶ء میں محکمہ پولیس میں ملازم ہو گیا۔ ۱۸۸۲ء میں صوابی میں تھا اور ۱۸۸۴ء تک پشاور میں سارجنٹ نقشہ نویس رہنے کے بعد مستعفی ہو گیا اور پھر آریہ سماج پشاور کا صدر بن گیا۔ جب اخباروں اور اشتہاروں میں ۲۴ صد روپیہ کی بھاری رقم کا چرچا ہوا تو اس کے منہ میں بھی پانی بھر آیا حالانکہ اس کو نہ مخاطب کیا گیا تھا اور نہ وہ اس حیثیت کا آدمی تھا اس نے ۱۸۸۵ء میں حضرت اقدس سے خط و کتابت میں قادیان آنے پر آمادگی بھی ظاہر کی اور دو سو روپیہ ماہوار کا مطالبہ کیا تو حضرت اقدس نے جواب دیا کہ:۔

"ہمارا مقابلہ عوام الناس سے نہیں ہے بلکہ ہر قوم کے چیدہ اور منتخب اور علماء جب عزت لوگوں سے ہے"

(کلیات آریہ مسافر از لیکھرام صفحہ ۴۱۱)

"مگر تم کسی قوم کے مقتدار اور پیشوا نہیں کہ جن کا ہدایت پانا ایک گروہ کثیر پر مؤثر ہو سکتا ہے اور نہ ہی تمہاری آمدنی ماہانہ اتنی ہے"

مگر اس نے یاوہ گوئی اور استہزاء کر کے خود کو قوم کا لیڈر ظاہر کیا تب حضرت اقدس نے لکھا کہ:۔

"وہ آریہ سماج قادیان، لاہور، پشاور، امرتسر اور لدھیانہ کے ممبروں کی حلفی تصدیق سے ایک اقرار نامہ پیش کر دے کہ وہ اس کو مقتدار اور پیشوا تسلیم کرتے ہیں"

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۱۲)

مگر وہ ایسا نہ کر سکا اور جب وہ قادیان آیا تو اس کو حضور کی طرف سے "بار بار کہا گیا کہ اپنی حیثیت کے موافق بلکہ اس تنخواہ سے دو چند جو پشاور میں نوکری کی حالت میں پاتے تھے ہم سے بحساب ماہواری لینا کر کے ایک سال تک ٹھہرو اور آخر پر یہ بھی کہا گیا کہ اگر ایک سال تک منظور نہیں تو چالیس دن تک ہی ٹھہرو تو انہوں نے ان دونوں صورتوں میں سے کسی صورت کو منظور نہیں کیا"

(اشتہار صداقت الانوار بحوالہ سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۵۹)

آخر جب اس نے بہت شوخی کی تو حضور نے جواب دیا۔ آپ چونکہ میری شرائط سے تجاوز کر کے "مجھ سے ۲۴۰۰/- روپیہ نقد کسی دکان یا بنک سرکار میں جمع کرانا چاہتے ہیں" تو پھر یوں کریں کہ:۔

"ایک طرف یہ خاکسار ۲۴۰۰ روپیہ حسب منشاء آپ کے کسی جگہ جمع کرا دے اور ایک طرف آپ بھی اس قدر روپیہ حسب منشاء اس عاجز کے بوجہ تاوان انکار اسلام کسی مہاجن کی دکان پر رکھوا دیں تا جس کو خدا تعالیٰ فتح بخشے اس کے لئے یہ روپیہ فتح کی ایک یادگار رہے"

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۱۱)

ازاں بعد لیکھرام قادیان سے واپس جاتا ہے اور اسلام کے خلاف زیادہ زہر اُگلنا شروع کر دیتا ہے۔ اپنی تقریروں میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا اور اسلامی تعلیم پر اتہامات لگاتے ہوئے مسلم دنیا کو چیلنج کرتا رہا۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو اشتہار شائع فرمایا اور لکھا کہ:۔

لیکھرام نے خود نشان طلب کیا تھا

"جب اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں یہ لکھا گیا کہ لیکھرام پشاوری اور بعض دیگر آریوں کے قضاء و قدر کے متعلق کچھ تحریر ہوگا۔ اگر کسی صاحب پر ایسی پیشگوئی کچھ شاق گزرے تو وہ اطلاع دیں تا اس کی نسبت کوئی پیشگوئی شائع نہ کی جائے تو اس پر پنڈت لیکھرام کا کارڈ پہنچا کہ میں اجازت دیتا ہوں کہ میری موت کی نسبت پیشگوئی کی جائے مگر میعاد مقرر ہونی چاہیئے"

(نزول المسیح صفحہ ۱۴۷)

بلکہ استفتاء (اردو) کے صفحہ ۱ پر لیکھرام کے گستاخانہ الفاظ تحریر فرماتے ہیں جو یہ ہیں:۔

"میں آپ کی پیشگوئیوں کو واہیات سمجھتا ہوں۔ میرے حق میں جو چاہو شائع کرو۔ میری طرف سے اجازت ہے اور میں کچھ خوف نہیں کرتا"

نیز حضرت اقدس نے تحریر فرمایا کہ:۔

"لیکھرام نے بار بار مجھے لکھا تھا کہ میں کرامت دیکھنا چاہتا ہوں اور اپنی کتابوں میں بھی بار بار بیان کیا تھا کہ مجھے کرامت دکھلاؤ تو خدا تعالیٰ جو حکیم ہے ہر ایک کے مناسب حال اس کو کرامت دکھاتا ہے پس جبکہ لیکھرام کی زبان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دینے میں چھری کی طرح چلتی تھی اور اپنی زبان سے ہزارہا دل اس نے زخمی کر دیئے تھے اس لئے خدا نے چھری کا ہی نشان دکھلایا اور اس کی بدزبانی ایک چھری مجسم ہو کر اس کے اندر داخل ہوئی اور انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹۳ حاشیہ)

لیکھرام کے متعلق پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء میں رقم فرمایا کہ:۔

(الف) "اس عاجز نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ۔۔۔۔ لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی کہ اگر وہ خواہشمند ہوں تو ان کی قضاء و قدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جائیں۔ سو اس اشتہار کے بعد ۔۔۔۔ لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کر دو۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ سو اس کی نسبت جب توجہ کی گئی تو اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا

عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ
لَهٗ نَصَبٌ وَّعَذَابٌ

یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل رہے گا"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

(ب) "یہ گوسالہ بیجان ہے جس میں روحانیت کی جان نہیں صرف آواز ہی آواز ہے۔ پس وہ سامری کے گوسالہ کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ عبارت لہٗ نصبٌ وعذابٌ کی تصریح کے موافق تفہیم یہ ہے کہ لہٗ کمثلہ نصبٌ و عذابٌ"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸۷)

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ بقیہ صفحہ ۲

مسلسل تحریک کرتے رہیں کہ وہ اس انتظام سے کما حقہ فائدہ اٹھاتے ہوئے حضور علیہ السلام کی بے نظیر بیبہا کتب کے مطالعہ کا ذوق اپنے اندر پیدا کریں اور اپنے آپ کو اس کا ایسا عادی بنائیں کہ ان سے روگردانی یا لاپرواہی کا امکان کالعدم ہو کر رہ جائے۔ یہی وہ طریق ہے جس پر گامزن ہونے سے ہمارے نوجوان اس جرم کے ارتکاب سے کلی محفوظ ہو سکتے ہیں کہ انہوں نے اس چشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر ان کے لئے کھولا گیا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ تمام خدام ان روحانی خزائن کی قدر کرنے والے اور ان کی صحیح قیمت پہچاننے والے بنیں اور خدا تعالیٰ انہیں ان خزائن سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ آمین!

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۱۴۰

میں رضیہ عنبر بنت عبد الرشید صاحب قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۰/۲/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

ایک گھڑی قیمتی ۳۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت تعلیمی وظیفہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: رضیہ عنبر بنت عبد الرشید صاحب۔ دار العلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد: سید شمس الحق دار العلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد: صوفی عبد الغفور موصی نمبر ۱۴۲۸۵ دار العلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۳۱۴۱

میں حبیب بیگم زوجہ چوہدری ہدایت اللہ صاحب قوم جٹ ہنجرا پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۱۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: حبیب بیگم زوجہ چوہدری ہدایت اللہ صاحب ۶۳۴ سٹیلائیٹ ٹاؤن گوجرانوالہ۔ گواہ شد: محمد شفیع ولد محمد اسماعیل صاحب [illegible] ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد: چوہدری ہدایت اللہ خاوند موصیہ۔ گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۳۱۴۲

میں امۃ الکریم شاد بنت محمد بشیر صاحب شاد قوم راجپوت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۰/۳/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد جو اس وقت ۲۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں یا آمد ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ الکریم شاد بنت محمد بشیر شاد صاحب مسجد احمدیہ بیرون دہلی گیٹ۔ لاہور۔ گواہ شد: مبارک احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد دہلی گیٹ لاہور، گواہ شد: لئیق احمد سیکرٹری مال حلقہ دہلی گیٹ۔ لاہور

مسل نمبر ۲۳۱۴۳

میں امۃ الرحمن بنت محمد اکرم صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۰/۲/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد جو اس وقت ۳۰/- روپے بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ الرحمن بنت محمد اکرم صاحب ۳۱ پنجاب مارکیٹ ۸۵ سرکلر روڈ۔ لاہور۔ گواہ شد: مبارک احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ دہلی گیٹ لاہور۔ گواہ شد: لئیق احمد سیکرٹری مال حلقہ دہلی گیٹ لاہور

مسل نمبر ۲۳۱۴۴

میں فرخ احمد خان ولد عباس احمد خان صاحب قوم شیروانی پٹھان پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۰/۲/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد جو اس وقت ۵۰/- روپے بصورت وظیفہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: فرخ احمد خان ۱۵ ڈیوس روڈ لاہور۔ گواہ شد: قاضی غلام نبی ولد قاضی محمد رمضان صاحب ۱۵ ڈیوس روڈ لاہور۔ گواہ شد: محمد عابد قریشی ولد محمد صادق قریشی صاحب ۲۵ محمد نگر لاہور۔

مسل نمبر ۲۳۱۴۵

میں شمیم اختر ایم اے بی ایڈ زوجہ ڈاکٹر بشیر الدین احمد صاحب شاہد قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۰/۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) زیورات طلائی وزن ۳ تولہ مالیتی اندازاً ۶۰۰/- روپے (۲) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۱۰۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: شمیم اختر ایم اے بی ایڈ [illegible] ٹاؤن کراچی۔ گواہ شد: شیخ عبد الماجد ایم اے لیکچرار گورنمنٹ کالج داؤد۔ گواہ شد: بشیر الدین احمد شاہد (خاوند موصیہ)

مسل نمبر ۲۳۱۴۶

میں امۃ الحی زوجہ ناصر احمد صاحب قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۰/۳/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے: (۱) حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپے بذمہ خاوند (۲) سلائی مشین مالیتی ۲۵۰/- روپیہ۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ الحی ناصر دار الرحمت شرقی الف ربوہ۔ گواہ شد: ناصر احمد ولد محمد دین صاحب دار الرحمت شرقی۔ ربوہ۔ گواہ شد: چراغ دین ولد اللہ دتہ صاحب ربوہ

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے!
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ۔ فون: ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی المناک رحلت پر

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی تعزیتی قرارداد

ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ برطانیہ اپنے اِس غیر معمولی اجلاس میں اپنی محبوب اور واجب الاحترام ہستی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے انتقال پُرملال پر دلی غم والم کا اظہار کرتی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ وَیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

حضرت سیدہ مرحومہ کے متعلق اِس زمانہ کے مامور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً یہ بشارت ملی کہ تُنَشَّأُ فی الحلیۃ یعنی وہ زیورات میں نشوونما پائے گی۔ نہ خوردسالی میں فوت ہوگی اور نہ تنگی دیکھے گی۔ یہ بھی الہام ہوا کہ "نواب مبارکہ بیگم" چنانچہ یہ دونوں الہام آپ کی ذات میں پورے ہوئے۔ آپ کی شادی حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ رئیس مالیر کوٹلہ سے ہوئی اور زندگی بھر دین و دُنیا کی ہر نعمت سے مالامال رہیں۔ آپ بچپن سے ہی غیر معمولی ذہانت کی مالک تھیں۔ چھوٹی عمر میں قرآن پاک ختم کرنے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی آمین لکھتے ہوئے اپنی خوشی کا اظہار مندرجہ ذیل اشعار میں فرمایا:۔

اور ان کے ساتھ دی ہے ایک دختر ٭ ہے کچھ کم پانچ کی وہ نیک اختر
کلام اللہ کو پڑھتی ہے فرفر ٭ خدا کا فضل اور رحمت سراسر
ہُوا اک خواب میں مجھ پر یہ اظہر ٭ کہ اس کو بھی ملے گا بخت برتر
لقب عزت کا پاوے وہ مقرر ٭ یہی روزِ ازل سے ہے مقدّر

آپ نہایت پاکیزہ سیرت، صاحبِ رؤیا وکشوف تھیں۔ خدا اور اس کے رسولؐ سے عشق اور اتباع رسولؐ کی حامل، نہایت باوقار اور محبت وشفقت کا مجسّمہ تھیں۔ اپنی جسمانی اور روحانی اولاد کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرنے والی۔ ضرورت مندوں اور ناداروں کی مددگار تھیں۔ ہر ایک سے خوش اخلاقی اور پیار سے ملنا آپ کا شیوہ تھا۔ خطوط کے ذریعہ جس نے بھی اپنے دُکھ درد کا اظہار کیا خواہ آپ تندرست ہوں یا صاحبِ فراش آپ کی طرف سے دلداری ومحبت اور حوصلہ افزا دعاؤں سے لبریز جواب ہمیشہ تسکین کا باعث ہوتا۔ آپ ایک بلند پایہ شاعرہ تھیں آپ کی نظموں کا مجموعہ "دُرِّ عدن" آپ کے پاکیزہ جذبات وخیالات کی عکاسی کرتا ہے۔ "ذکرِ حبیب" پر آپ کے دلنشین مضامین رُوح کی گہرائیوں میں اُتر جانے والی تاثیر رکھتے ہیں۔ ایسا دلکش اندازِ بیان کہ گویا ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں آج یہ مبارک وبابرکت ہستی ہم سے جدا ہوگئی ہے۔ ہمارے دل اس صدمہ سے بوجھل اور آنکھیں نمناک ہیں مگر

بُلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل تُو جاں فدا کر

ہماری رُوح اپنے مولا کے حضور سرنگوں ہو کر راضی برضا ہے اور ساتھ ہی دعاگو کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے قُربِ خاص سے نوازے ان کی جسمانی اور روحانی اولاد کو ان کی نیکیوں اور اوصاف سے متصف کر کے اپنی رضا کے مطابق صبرو استقامت کے ساتھ اِس صدمۂ عظیم کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے نقشِ قدم پر چلا کر اپنی رضا کی جنت کا وارث بنائے۔ آمین ثم آمین

پشاور اور اس کے تواریخی مقامات۔ درہ خیبر۔ درہ کوہاٹ۔ وادئ سوات اور اس کے قدیم بُدھ تواریخی کھنڈرات۔ وادی کرم پارہ چنار۔ چترال۔ کافرستان۔ نیز گلگت اور ہنزہ کی سیاحت کے لئے زیر نگرانی ماہرین ہم سے رجوع کریں۔

ٹریول ایشیاء۔ ٹور آپریٹرز ۱۴ سنہری مسجد روڈ
پشاور صدر۔ ٹیلیفون ۷۵۱۴۳

جماعتِ احمدیہ کے ایک اور بزرگ اور جامعہ احمدیہ قادیان کے قدیم استاد

حضرت مولانا ارجمند خان صاحب انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

کینیڈا سے مکرم لطف المنان صاحب نے بذریعہ تار وکالتِ تبشیر ربوہ کو یہ افسوسناک اطلاع دی ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے ایک اور بزرگ وجود اور جامعہ احمدیہ کے قدیم استاد حضرت مولانا ارجمند خان صاحب ۷ جون کو وہاں وفات پا کر محبوبِ حقیقی سے جا ملے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

حضرت خان صاحب مرحوم کو یہ فخر حاصل تھا کہ آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعت کے بہت سے دیگر نامور علماء اور مبلّغین کے استاد تھے۔ لمبے عرصہ تک جامعہ احمدیہ کے استاد اور وائس پرنسپل اور ریٹائر ہونے کے بعد تعلیم الاسلام کالج کے دینیات کے استاد کے طور پر اہم تعلیمی اور دینی خدمات کی توفیق حاصل ہوئی۔ بہت ہی نیک اور بےنفس بزرگ تھے۔ کچھ عرصہ سے اپنے بیٹے، بیٹی اور داماد کے پاس کینیڈا میں مقیم تھے اور بعارضہ فالج بیمار تھے۔ گذشتہ سال جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ امریکہ اور کینیڈا تشریف لے گئے تو حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کر کے از حد خوش ہوئے تھے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت خانصاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں خاص مقامِ قُرب عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

دردبھری دُعاؤں کی درخواست

مَیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور تمام دیگر بزرگانِ سلسلہ کی دلی ممنون ہوں جنہوں نے میری عرصہ دراز سے بوجہ حادثہ بےہوش بیٹی کے لئے دردمندانہ دعائیں کیں۔ میری لختِ جگر آٹھ ماہ سے مسلسل بےہوش ہے اور ہمارے لئے اضطراب، بےچینی اور بیقراری کا باعث ہے۔ احبابِ جماعت مضطربانہ اور دردبھری دعاؤں کے ساتھ ہماری مدد فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاص فضل ورحم کے ذریعہ شفاءِ کاملہ عطا فرمائے۔

(عصمت سعید پراچہ اہلیہ شیخ سعید الرحمٰن صاحب پراچہ سرگودھا)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۹ مئی کو مکرم محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد نے خاکسار کی ہمشیرہ سکینہ بیگم دختر مکرم عبدالکریم صاحب درویش قادیان کا نکاح غلام باری سیف ابن مکرم رانا غلام حیدر صاحب کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر کے ہمراہ مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر پر مسجد احمدیہ حیدرآباد میں پڑھا۔

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے خیر وبرکت کا موجب بنائے۔

(بشیر احمد ظفر ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ لطیف آباد حیدرآباد سندھ)

نیلامِ عام

صیغہ ہذا کا مندرجہ ذیل پُرانا سامان بذریعہ نیلامِ عام احاطہ مسجد اقصیٰ میں مورخہ ۱۹ ۶/۷۷ بروز اتوار صبح آٹھ بجے فروخت کیا جائے گا:۔

(۱) سائبان
(۲) قناتیں
(۳) دریاں اور بانس

(ناظم جائداد)